بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۲۱ ظہور ۱۳۳۹ ہش - ۲۱ اگست ۱۹۶۰ء نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۰ اگست بوقت پونے گیارہ بجے دن

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ایٹمی ری ایکٹر کی تعمیر کیلئے پاکستان کو ساڑھے تین لاکھ ڈالر کی امریکی امداد

پروجیکٹ کی تعمیر پر ۳۵ لاکھ ڈالر خرچ ہونگے اور یہ ۱۹۶۳ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا

واشنگٹن ۲۰ اگست۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کے کمیشن کے قائمقام چیئرمین مسٹر جان ایس گراہم نے کل یہاں اعلان کیا کہ پاکستان کا ایٹمی توانائی کمیشن راولپنڈی کے قریب جو ایٹمی تحقیقاتی ری ایکٹر پروجیکٹ تعمیر کر رہا ہے۔ امریکی حکومت اس کے لئے حکومت پاکستان کو ساڑھے تین لاکھ ڈالر کی امداد دے گی۔ مسٹر گراہم نے کل امریکہ میں پاکستانی سفیر مسٹر عزیز احمد کو ایک خط پیش کیا۔ جس میں حکومت پاکستان کو اس امداد کی سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے۔ پاکستان ۲۱ واں ملک ہے جسے جون ۱۹۵۵ء کی ایٹم برائے امن سے متعلق صدر آئزن ہاور کی تجویز کے تحت امریکہ سے ساڑھے تین لاکھ ڈالر کی امداد کے وعدے کا خط دیا گیا ہے۔ امریکی کمیشن کو باہمی تحفظ کے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ جو اس پروجیکٹ کی تکمیل پر حکومت پاکستان کو ادا کئے جائیں گے۔ توقع ہے یہ پروجیکٹ اوائل ۱۹۶۳ء میں پایۂ تکمیل کو پہونچے گا۔

حکومت پاکستان کے اندازے کے مطابق اس ری ایکٹر پروجیکٹ پر ۳۵ لاکھ ڈالر خرچ آئے گا۔

اُمّ مظفر احمد کی صحت کے متعلق اطلاع

گزشتہ رات نیند بالکل نہیں آئی۔ کمزوری اور درد زیادہ ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور

لاہور ۱۹ اگست بوقت پونے گیارہ بجے شب بذریعہ فون

گزشتہ رات ام مظفر احمد کو نیند بالکل نہیں آئی اور کمزوری اور درد بھی بہت رہی البتہ آج دن کو وقفہ وقفہ سے کچھ نیند آتی رہی۔ اور کچھ خوراک بھی لی۔ مگر کمزوری اب بھی بہت ہے۔ حتیٰ کہ ان کی بات سننے کے لئے کان قریب کر کے سننا پڑتا ہے۔ اور منہ پر کچھ زردی چھائی ہوئی ہے اور گھبرائی ہوئی رہتی ہیں۔ ابھی تک اپریشن کے دن کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کل انشاء اللہ پھر خون دیا جائے گا۔ اور غالباً پرسوں یا اگلے دن حالت دیکھ کر اپریشن کیا جائے گا۔

مخلصین جماعت خدا تعالیٰ کے حضور اپنی دعاؤں میں انہیں یاد رکھیں کہ وہی شافی مطلق مومنوں کا سہارا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے پڑھائی اور نیکیاں بجا لانے میں مداومت اختیار کرنے کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

مغربی پاکستان میں بھی ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھا دی گئی

مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سکرٹری ایم ایم احمد کا بیان

لاہور ۲۰ اگست۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ میں سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر ۵۵ سال سے بڑھا کر ۶۰ سال کرنے کے فیصلہ پر ۲۲ جون ۱۹۶۰ء سے عمل درآمد ہوگا۔

حکومت مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سکرٹری جناب ایم ایم احمد نے ہوائی اڈہ پر اخبارات کے نمائندوں سے بات چیت کے دوران اس فیصلہ کا انکشاف کیا اور کہا چونکہ مرکزی حکومت نے اس فیصلہ کو ۲۲ جون سے نافذ العمل کیا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اسے اسی تاریخ سے عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر احمد نے صوبائی حکومت کے اس فیصلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جو سرکاری ملازمین ۲۲ جون ۱۹۶۰ء یا اس کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں ریٹائر ہو چکے ہیں۔ وہ اگر چاہیں تو دوبارہ ملازمت اختیار کر سکتے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کا عرصہ چھٹی متصور ہوگا۔

آپ نے کہا تاہم ایسے ملازمین پر یہ شرط عائد رہے گی کہ ان کی ملازمت کا ریکارڈ اچھا ہو۔ اور ان کی صحت بھی اچھی ہو۔ اور وہ کام کرنے کے قابل ہوں۔ آپ نے کہا کہ ان کی صحت اچھی یا بری ہونے کا فیصلہ ایک طبی بورڈ کرے گا۔

مسٹر ایم ایم احمد آسٹریلیا کے لارڈ کیسی کا خیر مقدم کرنے کے لئے ہوائی اڈہ پر گئے ہوئے تھے۔ جہاں آپ نے اخبارات کے نمائندوں کے روبرو اس فیصلہ کا انکشاف کیا۔

امریکی ہواباز فرانسس پاورز کو دس سال قید

روس کی فوجی عدالت نے فیصلہ سنا دیا

ماسکو ۲۰ اگست۔ روس کی فوجی عدالت نے امریکی یو۔۲ طیارہ کے ہواباز ۳۱ سالہ فرانسس پاورز کو کل دس سال قید کی سزا دی۔ یہ سزا یکم مئی سے شروع ہوگی۔ اسی دن فرانسس پاورز کو گرفتار کیا گیا تھا۔ مقدمہ کی سماعت کے تیسرے روز کل صبح سرکاری وکیل نے عدالت سے درخواست کی تھی۔ کہ فرانسس پاورز کو موت کی سزا نہ دی جائے۔ بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ پندرہ سال قید کی سزا سنائی جائے۔ سرکاری وکیل نے کہا تھا کہ جاسوسی کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ ملزم نے عدالت کے سامنے اپنے جرم پر سچے دل سے پشیمانی کا اظہار کیا ہے۔ میں سزائے موت پر زور نہیں دیتا میری درخواست یہ ہے کہ فرانسس پاورز کو موت کی بجائے ۱۵ سال قید کی سزا دی جائے (سرکاری وکیل کی اس درخواست پر کمرۂ عدالت پُرزور تالیوں سے گونج اٹھا) سرکاری وکیل نے کہا یو۔۲ طیارہ کو بھیجنے کا اصل مقصد سربراہوں کی کانفرنس کو ناکام بنانا تھا جو پرواز کے دن (یکم مئی) سے دو ہفتے بعد پیرس میں ہونے والی تھی۔ — بعد میں پاورز کے روسی وکیل نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ ملزم کی سزا اور نرم کر دی جائے۔ آپ نے کہا تھا کہ جو لوگ فرانسس پاورز کے جرم کے لئے صحیح معنوں میں ذمہ دار ہیں

٭ وہ مجرموں کے کٹہرے میں نظر نہیں آتے۔۔ وکلاء کے دلائل کے بعد فرانسس پاورز نے رحم کی درخواست پیش کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۰ء

"تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں"

جیساکہ ہم نے ایک گذشتہ اداریہ میں کہا ہے "مصلح موعود" کی پیشگوئی اسلام کی فتح کا ایک عظیم الشان نشان ہے بلکہ یہ محض ایک ایسا نشان ہی نہ تھا جو عموماً مامور من اللہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیساکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ فرستادگانِ حق کے ساتھ بینات یعنی نشانات ہوتے ہیں۔ بیشک "مصلح موعود" کا نشان بھی ایک نشان تھا۔ مگر یہ نشان ایسا ہے جو خود مامور من اللہ نے اپنی اسلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صداقت ان لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے طلب کیا تھا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں اسلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے منکر تھے۔ چنانچہ ۲۰ فروری کے اشتہار میں پیشگوئی کو ان الفاظ سے شروع کیا گیا ہے۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔"

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم نشان جس سے اسلام اور آنحضرت صلعم کی صداقت ظاہر ہو اور خود آپ کے مقابلہ میں آنحضرتؐ پر اعتراضات کرنے والوں پر حجت تمام ہو آپؑ نے تضرعات کے ساتھ ایک نشان طلب کیا تھا یہ امر کہ کس غرض سے آپؑ نے ایک نشان طلب کیا تھا پیشگوئی کے مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو، اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

ان الفاظ کو غور سے پڑھنے سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ یہ عظیم الشان نشان آپؑ کی خاص ذات کے لئے دیا گیا تھا۔ جیساکہ الفاظ

"تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔"

صاف صاف اسی امر پر دلالت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی تردید کرتے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اس خبر کے مطابق آنے والا مصلح موعود اس وقت آئے گا۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اٹھ جائیں گی۔ اگر واقعی مصلح موعود تین سو یا ہزار سال کے بعد اس وقت ظاہر ہونا تھا۔ جب آپؑ کی تعلیمات مٹ جانی تھیں تو آپؑ کی تضرعات اور دعاؤں کے لحاظ سے ایسا نشان قطعاً آپؑ کی تسلی کا باعث نہیں ہو سکتا اور نہ آپؑ اس تحدی کے ساتھ جس تحدی کے ساتھ اس کو دشمنانِ حق کے مقابلہ میں آپؑ نے ہر وقت پیش کیا ہے آپ پیش کر سکتے تھے۔ یہ درست ہے کہ کچھ دنوں۔ ہفتوں۔ مہینوں بلکہ سالوں کا آگا پیچھا ہو سکتا ہے۔ مگر اتنا عرصہ جتناکہ بعض لوگ بیان کرتے ہیں۔ نشان کی تمام اہمیت کو زائل کر سکتا ہے۔ اس سے نہ ذاتِ آپؑ کو تسلی ہو سکتی تھی اور نہ آپؑ اس کو اتنی تحدی کے ساتھ مخالفین کے سامنے پیش کر سکتے تھے۔ بے شک تھوڑے سے وقفہ کے لئے اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن تین سو سال کے عرصہ کو ایسی پیشگوئی کے تعلق میں قیاس تو کہا جا سکتا ہے مگر اجتہادی غلطی نہیں کہا جا سکتا۔ اور قیاس کے تو کوئی حدود نہیں ہیں تین سو سال یا تین ہزار یا تین لاکھ سال بھی ہو سکتے ہیں۔

ہمیں اس میں کلام نہیں ہے کہ تین سو سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد احمدیت میں کوئی مصلح ظاہر ہوگا یا نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ اب مصلح ربانی صرف احمدیت ہی میں پیدا ہونگے ضرور ہونگے۔ اور ایسے مصلح بھی ہونگے جب احمدیت کی تعلیمات دلوں سے محو ہونے لگیں گی لیکن وہ وجیہہ اور پاک لڑکا جس کی خبر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دی گئی ہے۔ اور جو بطور ایسے نشان کے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جس کی طلب نہایت تضرعات اور دعاؤں کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ اس لئے مطلوبہ عظیم الشان نشان والا "مصلح موعود" قیامت تک اب ظاہر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسکے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔"

آپ نے ایک ہی عظیم الشان نشان اس وقت خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تضرعات کو سنا اور آپؑ کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی اور آپؑ کے سفر ہوشیارپور اور لدھیانہ کو مبارک کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لاکھوں نشانات عطا کئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نشانات دئے ہیں لیکن جب آپؑ نے ایک خاص نشان تضرعات اور دعاؤں کے ساتھ طلب کیا تو اس میں ایک خصوصیت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ علیہ السلام کو بہت سے نشانات دئے لیکن اونٹنی کا نشان خاص طور پر آپؑ کی طلب پر دیا۔ خاص حالات کے ماتحت آپؑ نے اونٹنی کا نشان طلب کیا اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تضرعات اور دعاؤں کو سنا اور یہ عظیم نشان آپؑ کو دیا۔ اب اگر حضرت صالحؑ کے تین سو سال بعد یہ مطلوبہ نشان ظاہر ہوتا تو اس کی وقعت کیا رہ جاتی۔ جس طرح حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر اونٹنی کا نشان ہی مانگا تھا۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی "وجیہہ لڑکے" کا نشان ہی مانگا تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے دونوں موقعوں پر مناسب حالات نشانات دئے۔ نشانات اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق دکھاتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے الفاظ کو دیکھنا چاہیئے۔ اور جب وہ الفاظ پوری طرح ایک شخص پر منطبق ہو جائیں تو ہمارے پاس اس کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ البتہ جب تک پیشگوئی کا ظہور نہ ہوا اس وقت تک خود ملہم اور اسکے متبعین جو چاہیں اجتہاد کریں۔ ایسے اجتہادات و قیاسات کو خواہ وہ کسی کے ہوں لے کر استدلال کا تانا بانا بننا اور غبار اڑانا صرف ان لوگوں کا کام ہے جو متشابہات کے لئے جھگڑتے ہیں۔ جب نشان اپنی پوری تابانی کے ساتھ ظاہر ہو گیا تو ایسی قیاس آرائیوں کو استدلال کی بنیاد بنانا ان لوگوں کے لئے تو بے معنی ہے جنہوں نے اپنی آنکھ سے پیشگوئی کا ظہور دیکھ لیا ہے۔ ویسے نہ ماننے والوں کا تو کوئی چارہ نہیں وہ سورج کو چڑھا ہوا دیکھ کر بھی انکار کر سکتے ہیں اور طرح طرح کے عجائب و غرائب بیان کر سکتے ہیں۔ اگر ایک منجم حسابدان نے پیشگوئی کی ہو کہ فلاں مقام پر کل صبح فلاں وقت سورج طلوع کرے گا۔ تو جب وہ طلوع کرے تو دیکھنے والوں کے لئے یہ بحث کیا اثر رکھ سکتی ہے کہ جناب جہاں سے آپ نے دیکھا ہے وہ وہ مقام نہیں ہے اور نہ وہ وقت ہماری گھڑی پر ہے۔ اسلئے جو چڑھا ہے یہ سورج نہیں یہ کچھ اور چیز ہے۔ اس کا جواب ہماری طرف سے صرف یہی ہو سکتا ہے کہ بابا! جب تمہارا سورج طلوع کرے گا تم جانو ہمسارا سورج تو طلوع کر چکا ہے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو قیاس آرائیاں تھیں وہ پہلے پہلے شاید درست تھیں۔ مگر اب ہمارے نزدیک ان کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ بہتر ہے کہ آپ اپنی گھڑی درست کر لیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۱۔ احباب جماعت اپنے بچوں کو کالج کی تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخل کرائیں۔

۲۔ یہ وہ واحد ادارہ ہے جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہوگا اور دس ستمبر تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہیگا۔

(پرنسپل)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؎

میں نے بتایا ہے کہ سائنسدان کچھ آکسیجن کے ذرات لیتے ہیں کچھ نائٹروجن کے ذرات لیتے ہیں کچھ ہائیڈروجن اور کچھ کاربن کے ذرات لیتے ہیں۔ اور سنتھیٹک طور پر کئی قسم کی چیزیں بنا لیتے ہیں۔ ان میں اگر فرق ہوتا ہے۔ تو اتنا ہی کہ کسی میں آکسیجن دو حصہ ہوتی ہے۔ اور نائٹروجن چار حصے کسی میں نائٹروجن دو حصے ہوتی ہے۔ اور آکسیجن چار حصے۔ پھر کسی میں ذرات کا منہ مشرق کی طرف ہوتا ہے۔ کسی میں مغرب کی طرف۔ کسی میں شمال کی طرف کسی میں جنوب کی طرف۔ اس طرح

سب جگہ جلوہ ایک ہی ہے

مگر کہیں انہی چیزوں سے آگ بن رہی ہے اور کہیں انہی چیزوں سے پانی بن رہا ہے۔ کہیں انہی چیزوں سے لکڑی کا برادہ بن رہا ہے اور کہیں انہی چیزوں سے شکر تیار ہو رہی ہے۔ ایک عام آدمی ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن سائنسدان ان مسائل کو خوب سمجھتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ دنیا اس طرح محدود ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور ساری کی ساری دنیا ایک مرکز کی طرف لوٹتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اسی حقیقت کی طرف قرآن کریم نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے وان الیٰ ربک المنتھیٰ۔ موت کی طرف چلو تب بھی خدا تعالیٰ پر بات ختم ہوتی ہے پیدائش کی طرف آؤ تب بھی خدا تعالیٰ پر بات ختم ہوتی ہے۔ دنیا میں جس قدر مرکبات ہیں جس قدر متنوع اور

اقسام در اقسام اشیاء

نظر آتی ہیں ان سب کو کریدتے چلے جاؤ۔ پیچھے ایک ہی چیز نظر آتی ہے۔ ابھی تو دنیا صرف ۹۲ عناصر تک پہونچی ہے۔ حالانکہ ہمارے جسم میں ہی ۹۲ سے زیادہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ اور پھر ان کی اقسام دیکھو تو وہ لاکھوں لاکھ ہیں حیوانات کو دیکھو تو وہ لاکھوں قسم کے ہیں۔ جمادات کو دیکھو تو وہ لاکھوں قسم کے ہیں۔ کیڑوں کو دیکھو تو وہ کروڑوں کروڑ قسم کے ہیں۔ روشنیوں کو دیکھو تو وہ قسم قسم کی ہیں۔ پھر ان روشنیوں کو پھاڑ پھاڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ کس قسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ غرض دنیا میں اس قدر تنوع پایا جاتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اسی جگہ چار پانچ سو آدمی بیٹھے ہیں مگر کوئی دو آدمی ایسے نہیں ملیں گے۔ جن کے رنگ آپس میں ملتے ہوں یوں تو اور بھی کئی قسم کے انسانی رنگ ہوتے ہیں۔ جیسے سرخ اور زرد وغیرہ لیکن جو ہندوستانی ٹائپ ہے۔ اس کے لحاظ سے بھی کوئی دو شخص ایسے نہیں مل سکتے جن کے رنگ آپس میں ملتے ہوں۔ بالوں کو دیکھو تو کوئی دو ایسے نظر نہیں آئیں گے۔ جن کے بال آپس میں ملتے ہوں۔ پھر بالوں میں اتنا

باریک در باریک فرق

ہوتا ہے۔ کہ جرائم کی تحقیق کرنے والے بالوں سے تحقیق کر لیتے ہیں کہ یہ فلاں شخص کا سر ہے فلاں کا نہیں۔ فرض کرو ایک شخص نے چاہا کہ وہ دوسرے کو قتل کر دے اور دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ ایسی حالت میں مقتول نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسرے کے سر کے بال پکڑ لئے۔ مگر قاتل پھر بھی نہ رکا۔ اور اس نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ اب فرض کرو پولیس نے اصل قاتل کی بجائے کسی اور شخص کو شبہ میں گرفتار کر لیا ہے۔ تو سائنسدان بالوں کی تشریح کر کے بتائے گا کہ اس شخص کے بالوں کی اور بناوٹ ہے۔ اور اس شخص کے بالوں کی اور بناوٹ ہے۔ غرض تنوع کے سلسلہ پر ہی غور کیا جائے تو ساری دنیا ایک قانون کے تابع چلتی نظر آتی ہے۔ اور یہی وحدت شہود کا مسئلہ ہے یعنی

خدا تعالیٰ کا ایک قانون

ہے جو دنیا میں چل رہا ہے۔ بے شک اس کی شکلیں مختلف ہیں۔ لیکن اگر غور سے کام لیا جائے۔ تو اصل منبع اور مرکز ایک ہے۔ پس جب بعض لوگوں نے اس قانون پر غور کیا تو وہ وحدت شہود کی طرف چلے گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور ہے اور مخلوق اور۔ مخلوق کے ذرہ ذرہ میں ایسا قانون جاری ہے کہ اگر تم غور سے کام لو تو تمہیں ایک ایک ذرہ میں خدا تعالیٰ کا وجود نظر آنے لگے گا۔ یہی حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ کہ وفی الارض آیات للموقنین اگر تم زمین کو دیکھو تو اس کے ذرہ ذرہ میں تمہیں خدا تعالیٰ جھانکتا ہوا نظر آئے گا۔ اور یہی چیز وحدت شہود کے مسئلہ کی بنیاد ہے۔ گویا وہ صوفیاء جنہوں نے اپنے نفس کو اس رنگ میں دیکھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کا کام دے رہا ہے۔ اور ان کی زبان اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں خدائی تصرف میں آچکے ہیں۔ وہ تو وحدت وجود کے مسئلہ کی طرف چلے گئے۔ اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

جو کچھ ہے خدا ہی خدا ہے۔ ہماری تو کوئی ہستی ہی نہیں۔ اور جنہوں نے قانون قدرت پر غور کیا وہ وحدت شہود کے مسئلہ کی طرف چلے گئے غرض یہ

دو مختلف نقطہ ہائے نگاہ

ہیں جن سے دو مسئلے پیدا ہوئے ہیں۔ بعض لوگ تو ایسے تھے جنہوں نے اپنے نفوس میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو ظاہر ہوتے دیکھا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ بسا اوقات ان کی زبان سے بعض الفاظ نکلتے ہیں۔ جو کسی الہام یا پیشگوئی کے ماتحت نہیں ہوتے مگر اللہ تعالیٰ ان کو لفظاً لفظاً پورا کر دیتا ہے۔ اور جس طرح انہوں نے کہا ہوتا ہے اسی طرح دنیا میں تغیرات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جب انہوں نے اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کا مشاہدہ کیا۔ تو انہوں نے کہا ہم تو کچھ بھی نہیں۔ جو کچھ ہے خدا ہی ہے جب یہ بات ان کے جاہل شاگردوں نے سنی۔ تو انہوں نے سمجھا کہ سب کچھ خدا ہی خدا ہے مادہ بھی خدا ہے اور روح بھی خدا ہے۔ حالانکہ یہ دو نقطہ نگاہ تھے جو صوفیاء کی وجہ سے پیدا ہوئے اور جن کے نتیجہ میں وحدت وجود اور وحدت شہود کے مسائل ظاہر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے وفی الارض آیات للموقنین پر غور کیا تھا۔ اور جنہوں نے دیکھا تھا کہ

ساری دنیا ایک قانون کے تابع ہے

اور زمین و آسمان کے ذرہ ذرہ سے خدا تعالیٰ جھانک رہا ہے۔ اور اپنا چہرہ دنیا کو دکھا رہا۔ وہ تو وحدت شہود کی طرف چلے گئے۔ اور جنہوں نے اپنے نفس میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے جلال کو ظاہر ہوتے دیکھا تھا۔ اور جنہوں نے اس آیت کو اپنے مدنظر رکھا تھا۔ کہ وفی انفسکم افلا تبصرون وہ وحدت وجود کی طرف چلے گئے۔ غرض ایک طبقہ نے وفی الارض آیات للموقنین پر غور کیا۔ اور اس کی تشریح کی۔ تو لوگوں نے اس کا نام وحدت شہود رکھ دیا۔ اور دوسرے طبقہ نے وفی انفسکم افلا تبصرون پر غور کیا۔ اور اس کی تشریح کی تو لوگوں نے اس کا نام وحدت وجود رکھ لیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا تصرف اپنے بعض بندوں پر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ

خدانما وجود

بن جاتے ہیں جیسے حدیثوں میں آتا ہے کہ بندہ میرے قرب میں آنا بڑھتا ہے کہ آخر میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جن سے وہ بولتا ہے۔ جو اس پر حملہ کرتا ہے وہ اس پر نہیں بلکہ خدا پر حملہ کرتا ہے۔ اور جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو نہیں بلکہ خدا کو عزت دیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ؎

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

یعنی تم مجھے دیکھتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ یہ مرزا غلام احمد ہے۔ اگر ہم نے اس پر حملہ کر لیا تو کیا ہوا حالانکہ اگر تم حملہ کرتے ہو تو تمہارا حملہ مرزا غلام احمد پر نہیں بلکہ خدا پر ہوتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نعوذ باللہ خدا تھے بلکہ

مطلب یہ ہے

کہ خدا نے میرے وجود کو اپنا لیا ہے اور اب جو مجھ کو مارے گا وہ مجھ کو نہیں بلکہ اس کو مارے گا یہ ویسی ہی بات ہے جیسے حدیث میں آتا ہے۔ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں سے کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا وہ لوگ کہیں گے اے خدا تو تو خود سب لوگوں کو کھانا کھلانے والا

ننگوں کو کپڑے دینے والا اور پیاسوں کو پانی پلانے والا ہے۔ ایسا کب ہو سکتا ہے کہ تو بھوکا اور پیاسا اور ننگا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں میرے بعض غریب بندے بھوکے اور پیاسے اور ننگے تھے جو تم نے ان کی خبر گیری نہ کی تو گویا میری ہی خبر گیری نہ کی۔ اب دیکھو انبیاء و صلحاء تو الگ رہے اللہ تعالیٰ محبت اور پیار کے جوش میں ایک غریب بھوکے اور پیاسے اور ننگے انسان کو بھی اپنا وجود قرار دیتا ہے۔ یہی وحدت وجود کے مسئلہ کی حقیقت ہے مگر چونکہ یہ مضمون باریک تھا۔ لوگوں نے اسکو ایسی صورت دے دی جو صوفیاء کے منشاء کے خلاف تھی۔ جیسے کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے جسے میں نے ابھی پیش کیا ہے۔ استدلال کرکے کہنا شروع کر دے کہ آپ بھی وحدتِ وجود کے قائل تھے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بہرحال جنہوں نے خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف توجہ کی وہ وحدتِ وجود کی طرف چلے گئے۔ اور جنہوں نے اس کی صفات پر غور کیا وہ وحدتِ شہود کی طرف چلے گئے یہ بالکل

سیدھے سادھے مسئلے ہیں

اور دونوں باتیں اس دنیا میں نظر آتی ہیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پیدا کرکے یہ چاہتا ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کو ظاہر کرے اور یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے اس کے ایسے پیارے ہو جاتے ہیں کہ جو ان پر حملہ کرتا ہے وہ ان پر نہیں بلکہ خدا پر حملہ کرتا ہے پرانے زمانہ میں بادشاہ ایک بجار اسے کر اسے کھلا چھوڑ دیتے تھے اور اعلان کر دیتے تھے کہ جو اس پر حملہ کرے گا۔ وہ ہم پر حملہ کرنے والا سمجھا جائے گا۔ وہ تمام ملک میں آزاد پھرتا تھا اور کوئی اس کو چھیڑنے کی جرأت نہیں کرتا تھا اور اگر کسی علاقہ میں وہ مارا جاتا تو بادشاہ اس پر چڑھائی کر دیتا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بعض بندے اسکے اتنے پیارے اور محبوب ہوتے ہیں کہ خدا ان پر حملہ اپنی ذات پر حملہ سمجھتا ہے۔ قرآن کریم میں اسی قسم کا ایک واقعہ

حضرت صالح علیہ السلام

کا بیان کیا گیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی اونٹنی کے متعلق لوگوں میں اعلان کر دیا کہ دیکھنا اسکو نہ چھیڑنا ورنہ تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اس کا مطلب درحقیقت یہی تھا کہ جس طرح صالح خدا کا ہو گیا تھا۔ اسی طرح خدا صالح کا ہو گیا تھا۔ جس طرح صالح کے بغیر خدا ظاہر نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی طرح اونٹنی کے بغیر صالح بھی تبلیغ نہیں کر سکتا تھا۔ پس جو اونٹنی کو مارتا تھا وہ اس لئے نہیں مارتا تھا کہ وہ ایک اونٹنی ہے بلکہ اس لئے مارتا تھا کہ صالح تبلیغ نہ کرے۔ اور جو صالح کو مارتا تھا وہ اسلئے نہیں مارتا تھا کہ صالح اور افراد کی طرح ایک فرد ہے۔ بلکہ اسلئے مارتا تھا کہ صالح کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا چہرہ دنیا پر ظاہر نہ ہو۔ اسلئے جن لوگوں نے اونٹنی پر حملہ کیا انہوں نے اونٹنی پر نہیں بلکہ خدا پر حملہ کیا اور خدا نے انہیں اپنے غضب کا نشانہ بنا دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہا تم نے اونٹنی کو مار کر صالح کو مارا اور صالح کو مار کر مجھے مارا۔ یہی وحدتِ وجود اور یہی وحدتِ شہود کے مسئلہ کی حیثیت ہے۔ وحدتِ شہود اصل میں پیدائش کائنات کا مسئلہ ہے اور وحدتِ وجود بعض برگزیدہ انسانوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے جلال اور اسکے جمال کے ظاہر ہونے کا نام ہے اصل میں

حقیقی صوفیاء کا منشاء

تو اتنا ہی تھا جتنا قرآن کریم نے بیان کیا ہے مگر ان کے جو ادنیٰ درجہ کے شاگرد تھے وہ ان مسائل کو مادیات کی طرف لے گئے اور خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا موجب بن گئے۔

قاضی اکمل صاحب کے والد مولوی امام دین صاحب ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ وہ جب بھی مجھے ملتے ہمیشہ کہا کرتے کہ وہ مزا جو پہلے ذکر الٰہی اور تصوف کی باتوں میں آیا کرتا تھا۔ اب نہیں آتا۔ میں انہیں بتاتا کہ یہ افیونیوں کی سی مرض ہے۔ جس طرح افیون کھا کر ایک نشہ سا آ جاتا ہے اسی طرح پر اسے اذکار میں انسان لذت محسوس کرتا تھا۔ لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ لوگوں کے ذہن روشن ہوں اور وہ خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل کریں۔ لطیفے تو میں بھی بیان کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ مگر میں لوگوں کے دماغوں کو اس رنگ میں ڈھالنا نہیں چاہتا۔ بلکہ میں ان کے اندر روشنی اور نور پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دن اسی مسجد میں وہ بیٹھے مجھ سے اس موضوع پر باتیں کر رہے تھے کہ میرے دل میں ایک خیال آیا اور میں نے ان سے کہا مولوی صاحب آپ یہ فرمائیے۔ جب انسان کو

خدا کا قرب

حاصل ہو جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ بھی انسان کے لئے قدرت نمائی کرتا ہے یا نہیں کہنے لگے ضرور کرتا ہے۔ میں نے کہا آپ فرمائیں۔ جن صوفیاء کا آپ ذکر کیا کرتے ہیں کیا وہ دنیا سے اس قدر مستغنی تھے کہ خدا کو ہی کفیل سمجھتے تھے۔ کسی اور کی طرف اپنی نگاہ نہیں اٹھاتے تھے۔ میری یہ بات سن کر وہ بالکل ساکت ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد ہنس کر کہنے لگے اب مسئلہ میری سمجھ میں آ گیا ہے۔ پھر کہنے لگے۔ جن پیر صاحب کا میں ذکر کیا کرتا ہوں۔ اُن کا یہ طریق تھا کہ جب بھی غلہ نکلتا انہوں نے اپنے مریدوں کے پاس جانا اور کہنا کہ ہمارا بھی خیال رکھنا۔ یوں وہ دعوے کرتے تھے کہ میں عرش پر پہنچا ہوا ہوں اور حالت یہ تھی کہ لوگوں سے مانگتے پھرتے تھے۔ انہیں کبھی یہ خیال ہی نہ آتا کہ جو اللہ کے پیارے بندے ہوتے ہیں کیا وہ لوگوں سے مانگتے پھرتے ہیں یہ طریق تو معمولی آدمی بھی اختیار نہیں کرتا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دعوے محض ڈھکوسلے تھے۔

اسی قسم کا ایک لطیفہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ آپؓ فرماتے تھے ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا فلاں بزرگ صاحب تو ایسے ہیں کہ ایک نظر ڈالتے ہی انسان کو عرش پر پہنچا دیتے ہیں۔ آپؓ بھی ذرا چلئے اور ان سے ملیں کہ ان کی کرامات کا مشاہدہ کریں۔ میں نے کہا تم یہ بتاؤ پیر صاحب کا دعویٰ کیا ہے۔ اس نے کہا دعویٰ یہ ہے کہ ایک نظر ڈالوں تو انسان کو عرش پر سجدہ کروا سکتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے میں نے کہا بابا خدا نے تو حکم دیا ہے کہ زمین پر سجدہ کرو۔ اگر میں عرش پر سجدہ کروں گا تو مجھے جوتیاں نہیں پڑیں گی۔ خدا تعالیٰ کہے گا۔ کہ قرآن میں تو میں نے یہ کہا ہے کہ زمین پر سجدہ کرو اور میرے رسول نے بھی تمہیں بتایا تھا کہ جعلت لی الارض مسجدا خدا نے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا ہے اور تم عرش پر سجدہ کر رہے ہو۔ میں تمہارے پیر صاحب کے پاس جا کر چودھری بنونگا اور کیا بنونگا۔ اسلئے میں تو نہیں جاتا تم جاؤ اور فرشتوں سے جوتیاں کھاتے پھرو اصل بات یہ ہے کہ

جب مسلمانوں پر تباہی آئی

اور وہ حقائق سے ناآشنا ہو گئے تو اس قسم کی باتیں کرنے لگ گئے ورنہ وحدتِ وجود اور وحدتِ شہود پر شور مچانے والے ہمیں بتائیں تو سہی کہ خدا نے ان کو چھوڑا ہوا کیوں ہے اور ہم جو ان مسائل کے اس رنگ میں قائل نہیں جس رنگ میں وہ قائل ہیں۔ ہماری مدد کیوں کر رہا ہے پھر تو چاہیئے تھا کہ وہ ان کی مدد کرتا مگر ان کو تو خدا نے دھتکارا ہوا ہے اور ہم جو ان کی باتوں کے قائل نہیں اور جو ایسی باتوں کو خدا تعالیٰ کی سوء ادبی سمجھتے ہیں۔ ہمیں خدا نور پر نور دیتا چلا جاتا ہے۔ ہماری نصرت اور تائید کرتا ہے۔ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطا کرتا ہے ہمیں

قرآن کریم

کا علم عطا کرتا ہے۔ ہمیں اسلام کی خدمت کی توفیق دیتا ہے۔ ہمارے دوستوں کا دوست اور ہمارے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور یہ وحدتِ وجود کا مسئلہ لے کر الا اللہ کے نعرے ہی لگاتے رہتے ہیں انہیں ملتا ملاتا کچھ بھی نہیں۔

جماعت میں حفاظ کی ضرورت

حفاظ کے ذکر پر فرمایا:۔

ہماری جماعت میں

قرآن کریم کے حافظ بہت کم ہیں

مجھے ڈر آتا ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہو۔ دنیا کے تمدن کے پیچھے ہم کیسے چل سکتے ہیں اگر چلیں تو دین کے کونے ننگے ہو جائیں۔ تیرہ سو سال تک مسلمانوں نے بادشاہتیں بھی کیں۔ تجارتیں بھی کیں۔ صنعت و حرفت میں بھی حصہ لیا مگر یہ پہلو نہیں چھوڑا۔ انہوں نے اپنی مردنی کے زمانہ میں بھی اسکو نہیں چھوڑا اور ہم اپنی زندگی کے زمانہ میں اس کو چھوڑ رہے ہیں۔ (باقی)

درخواست دعا

میری زوجہ صادقہ بیگم اہلیہ ایم اعجاز اللہ صاحب ہاشمی لاہور دو تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اخبار و آراء

★ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی علمبردار جماعت ★ چیونٹی اور ہاتھی کا مقابلہ

★ احساسِ جرم کی شدت اور ارتکابِ جرم کا شوقِ بے انداز ★ بین الاقوامی کمیونزم کا نیا پینترا

دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی علمبردار جماعت

انگلستان میں مقیم پاکستانی باشندے "آور ہوم" (ہمارا وطن) کے نام سے انگریزی زبان میں ایک ماہوار رسالہ نکالتے ہیں۔ اس کے جون ۱۹۶۰ء کے شمارہ میں "مسجد لنڈن" کے زیرِ عنوان مسٹر ولیم۔ ایچ۔ آرنلڈ کا ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"مسجد لنڈن کی بنیاد جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا (بشیر الدین) محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۲۴ء میں رکھی تھی۔ یاد رہے کہ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (ولادت قادیان ۱۸۳۵ء، وصال ۱۹۰۸ء) کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ غلام ہوتے ہوئے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کے منصب پر فائز ہیں۔

"آپ کی قائم کردہ اس جماعت کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ پُرامن تبلیغ و اشاعت کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کے از سرِ نو احیاء اور اس کے عالمگیر غلبہ کی علمبردار ہے۔ یہ جماعت اب تک دنیا کے مختلف علاقوں میں تین سو کے قریب تبلیغی مشن قائم کر چکی ہے۔ یہ مشن امریکہ، انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، اسپین، اسی طرح گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، مشرقی افریقہ اور مشرقِ قریب و مشرقِ بعید کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

"اس جماعت کی طرف سے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم بھی شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں انگریزی، جرمن، ڈچ، سواحیلی اور انڈونیشین زبانیں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں روسی، پرتگالی اور ہسپانوی زبانوں میں بھی قرآنِ مجید کے تراجم کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب انہیں شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

"مسجد لنڈن کے موجودہ امام مولود احمد خاں ہندوستان کی فیڈرل یونیورسٹی آف دہلی کے گریجوایٹ ہیں علاوہ ازیں انہوں نے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد مذہبی علوم پر دسترس کی ایک ڈگری بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ ۱۹۵۳ء میں یورپ آئے اور ۱۹۵۴ء کے اختتام تک انہوں نے مسجد لنڈن میں بطور سیکرٹری کام کیا اس کے بعد انہیں مسجد لنڈن کا امام مقرر کر دیا گیا۔ اس وقت کے بعد سے اب تک وہ روٹری کلبوں، یونیورسٹی یونینوں، اور ویمنز لیگ کی شاخوں ورکرز ایجوکیشنل ایسوسی ایشنوں اور نوجوانوں کی متعدد تنظیموں میں تین سو ۳۰۰ سے زائد لیکچر دے چکے ہیں۔

"خود مسجد لنڈن کے مشن ہاؤس میں بھی باقاعدگی سے پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ ان میں یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان، اور ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے دیگر نامور اور ممتاز اصحاب خطاب کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بعض اوقات تو نہایت ہی دلچسپ بحث کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

"مسجد لنڈن میں بالخصوص عید کی تقریب کے موقع پر بین الاقوامی نوعیت کے بہت ہم آہنگ اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بی بی سی کی طرف سے ان اجتماعات کو ٹیلیویژن پر بھی پیش کیا جاتا رہا ہے۔"

[آور ہوم (ہمارا وطن) لنڈن بابت جون ۱۹۶۰ء]

بجز تائید و نصرتِ الٰہی کے جماعتِ احمدیہ جیسی بے بضاعت جماعت تبلیغ اسلام کے ضمن میں ایسا عظیم الشان کارنامہ کیسے سرانجام دے سکتی تھی کہ آج اغیار بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ مسٹر ولیم آرنلڈ کوئی پہلے شخص نہیں ہیں کہ جنہوں نے یہ اعتراف کیا ہے بلکہ آئے دن دنیا کے کونے کونے سے چھپنے والے اخبارات میں جماعت کے اس عظیم الشان کارنامے کا تذکرہ آتا رہتا ہے ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چیونٹی اور ہاتھی کا مقابلہ

ہر چند کہ اخباروں میں بکثرت شائع ہونے والی اطلاعات کے بموجب دیگر مغربی ممالک کی طرح انگلستان میں بھی لوگوں کی اکثریت کا اب عیسائیت سے تعلق محض رسمی سا رہ گیا ہے۔ اور وہاں بھی گرجاؤں میں حاضری دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ لیکن اس گئی گزری حالت میں بھی چرچ آف انگلینڈ کی طاقت کا اندازہ مندرجہ ذیل اطلاع سے لگایا جا سکتا ہے:۔

"اگرچہ سرکار برطانیہ کلیسیا کو براہِ راست مالی امداد نہیں دیتی ماسوائے ان پادریوں کی تنخواہوں کے جو جیلوں اور افواج میں ملازم ہیں، کلیسیائے انگلستان بہت امیر ہے اور اسکی سالانہ آمدنی ساڑھے تین کروڑ پونڈ ہے"

(نوائے وقت ۱۳ راگست ۱۹۶۰ء اقتباس از مکتوب لندن)

ساڑھے تین کروڑ پونڈ کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیائے انگلستان کی آمدنی ۴۵ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے سالانہ ہے۔ اور یہ تمام تر نجی ذرائع سے حاصل ہوتی ہے یعنی اکثر و بیشتر وہ لوگ جن کا کلیسیا سے تعلق محض رسمی نوعیت اختیار کرتا جا رہا ہے یہ رقم طوعی چندوں یا دیگر عطیہ جات کی شکل میں فراہم کرتے ہیں پھر قابلِ غور بات یہ ہے کہ یہ آمدنی صرف ایک ملک کے کلیسیا کی ہے جسے وہ عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت پر خرچ کرتی ہے اسی طرح اگر تمام عیسائی ملکوں اور فرقوں کے کلیساؤں کی آمدنیاں جمع کی جائیں تو یہ مجموعی رقم بڑی سے بڑی حکومت کے سالانہ بجٹ سے بھی تجاوز کر جائے گی اس کے بالمقابل جماعتِ احمدیہ صرف چند لاکھ روپے سالانہ کی آمدن سے دنیا کے کونے کونے میں عیسائیت کا مقابلہ کر رہی ہے اور اس کے نتیجے میں جگہ جگہ عیسائیت کو زک اٹھانی پڑ رہی ہے اس میں شک نہیں جماعتِ احمدیہ کا اپنی بے بضاعتی کے باوجود عیسائیت کا اس دلیری اور بے جگری سے مقابلہ کرنا اور اسے شکست پر شکست دینا ایک معجزے سے کم نہیں ہے اور اس پر چیونٹی اور ہاتھی کے مقابلے کی مثل صادق آتی ہے۔ لیکن اس سے یہ حقیقت بھی منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ افرادِ جماعت کو عیسائیت پر پوری طرح غلبہ پانے کے لئے ابھی اپنی قربانیوں کے معیار کو ہزاروں گنا زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے اس کے بغیر اسلام کی آخری فتح کا دن قریب سے قریب تر نہیں آ سکتا۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

احساسِ جرم کی شدت اور ارتکابِ جرم کا شوقِ بے انداز

۶ راگست کی تاریخ کو جاپان کی ہی نہیں بلکہ دنیا کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت حاصل ہے اس لئے نہیں کہ یہ کوئی خوشی اور شادمانی کا دن ہے بلکہ اس لئے کہ یہ سال کے سال ایک انتہائی ہولناک مصیبت کی یاد تازہ کر دیتا ہے اس تاریخ سے ٹھیک پندرہ سال قبل یعنی ۶ راگست ۱۹۴۵ء کو جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے چشم زدن میں اتنی جانیں تلف ہوئی تھیں کہ جن کا شمار نہیں۔ موٹے اندازہ کے مطابق اس قیامتِ صغریٰ کے نتیجہ میں ۷۸۱۵۰ اشخاص موت کی آغوش میں چلے گئے تھے ۳۷۴۲۵ مجروح ہوئے تھے اور تقریباً دس ہزار عمارتیں ایک ہی گردش میں مٹی کا ڈھیر بن گئی تھیں۔ نیز ۱۳ ہزار اشخاص لاپتہ قرار دیئے گئے تھے جن کے متعلق بعد میں یہ یقین کر لیا گیا کہ وہ بھی مر چکے ہیں۔ اس طرح مرنے والوں کی تعداد ۹۱۱۵۰ بن جاتی ہے وہ ہزاروں لوگ جو زندہ بچ رہے تھے لیکن تابکاری کے اثر سے نہیں بچ سکے تھے۔ وہ ابھی تک مختلف ایٹمی عوارض میں مبتلا ہیں۔ نہ مُردوں میں ان کا شمار ہے نہ زندوں میں وہ جی نہیں رہے۔ گذشتہ پندرہ سال سے سِسک سِسک کر زندگی کے سانس پورے کر رہے ہیں۔

امریکی فوج کے جس ہوا باز نے دنیا کی تاریخ میں ہنستے بستے شہروں پر یہ پہلا ایٹم بم گرایا تھا وہ ابھی زندہ ہے۔ لیکن ہولناک تباہی کے تصور سے جو اس کے ہاتھوں لاکھوں انسانوں پر مسلط ہوئی وہ اپنا دماغی توازن کھو چکا ہے۔ سالہا سال تک ہسپتالوں میں زیر علاج رہنے کے باوجود اسے کلی صحت نصیب نہیں ہو سکی سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا ان عظیم مملکتوں کا دماغی توازن قائم ہے جو راکٹوں اور میزائیلوں کے ذریعے ایک دوسرے کے شہروں اور دیہات کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں؟ کیا یہ صورتِ حال اس امر کی طرف اشارہ نہیں کر رہی کہ اس امریکی ہوا باز کا دماغی توازن تو احساسِ جرم کی شدت کے باعث قائم نہیں رہا لیکن آج دنیا کی عظیم قوموں کو ارتکابِ جرم کے شوقِ بے انداز نے اپنے دماغی توازن سے ہاتھ دھونے پر مجبور کر رکھا ہے؟

بین الاقوامی کمیونزم کا نیا پینترا

روسی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے رکن پونو ماریف کا ماسکو کے اخبار "پراودا" میں پُرامن بقائے باہمی کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"غیر اشتراکی ممالک میں اشتراکی انقلاب کی بتدریج ترقی اور بالآخر اس کی فتح ... کے ... جنگ ... شرط کی حیثیت نہیں رکھتی۔ ..."

اس کے طبقاتی کشمکش کی انتہائی اہم شکل کی حیثیت اب پُرامن لقائے باہمی کے اصول کو حاصل ہے اس کے تحت لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام میں سے کونسا نظام بہتر ہے۔"

(پاکستان ٹائمز ۱۴ر اگست ۱۹۶۰ء)

اس سے قبل روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف بھی اپنی متعدد تقریروں میں پُرامن لقائے باہمی کے اصول پر بہت زور دیتے رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مغربی طاقتیں اور روسی بلاک سے تعلق رکھنے والے ملک مل کر ایک ایسی پُرامن فضا کو فروغ دینے کی کوشش کریں کہ جس میں باہمی ٹکراؤ کا امکان جاتا رہے اور دونوں نظریاتی لحاظ سے یکسر مختلف نظام ہائے زندگی کے قائل ہونے کے باوجود پُرامن طریق پر ایک دوسرے کے دوش بدوش اپنی ہستی کو برقرار رکھ سکیں۔ اس قسم کے اعلانوں کے باوجود مغربی ملک اشتراکی ملکوں اور ان کے ارادوں سے خائف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کے بیانات سے کمیونزم کے بنیادی نظریات کی جن میں تشدد کے بل پر انقلاب بپا کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے سراسر تردید لازم آتی ہے۔ مثال کے طور پر سٹالن نے باقاعدہ مارکس اور لینن کے حوالہ سے اشتراکیت کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"بورژوا سوسائٹی اور اس کی مخصوص جمہوریت کے پُرامن اور بتدریج ارتقاء کے نتیجے میں پرولتاریہ کی آمریت کبھی ابھر ہی نہیں سکتی۔ اس کے ابھرنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ سرمایہ دار ملکوں میں حکومتی نظام کو یکسر درہم برہم اور ان کی فوج اور پولیس کو کلّی طور پر تباہ و برباد کر دیا جائے"

(Foundations of Leninism. Page 54)

ظاہر ہے اشتراکی انقلاب سے متعلق مسٹر خروشیف اور دوسرے روسی لیڈروں کے موجودہ بیانات اور مارکس لینن اور سٹالن کے پیش کردہ نظریات بیک وقت درست نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر متضاد واقع ہوئے ہیں کہ انہیں کسی صورت تطبیق نہیں دی جا سکتی۔ مسٹر خروشیف ہوں یا پونو ماریف پُرامن لقائے باہمی سے متعلق ان کے بیانات اسی صورت میں قابل تسلیم ہو سکتے ہیں جب یہ ثابت ہو جائے کہ روس کے موجودہ لیڈر مارکس اور لینن کے نظریات کو دل سے خیرباد کہہ چکے ہیں لیکن خود "پراودا" جس میں پونو ماریف کا زیر نظر بیان شائع ہوا ہے مغربی ملکوں کو اس خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی اجازت نہیں دیتا وہ ساتھ کے ساتھ اس امر پر بھی زور دیتا رہتا ہے کہ پُرامن لقائے باہمی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم نے مارکس اور لینن کے نظریات کو خیرباد کہہ دیا ہے چنانچہ ۸ر دسمبر ۱۹۵۹ء کے شمارہ میں اس نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے مغربی دنیا کو خبردار کیا تھا۔

"اگر سرمایہ دارانہ نظام کے حامی اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ اشتراکیوں کی امن پسندی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب نظریاتی جنگ کو جاری رکھنے میں قدرے ڈھیلے پڑ گئے ہیں یا یہ کہ وہ مارکس اور لینن کے بنائے ہوئے اصولوں سے منحرف ہو گئے ہیں تو انہیں یہ مغالطہ دور کر دینا چاہیئے۔"

ان حالات میں بجز اس کے اور کیا سمجھا جائے کہ مسٹر خروشیف کی تقلید میں پونو ماریف نے رام رام کی جو رٹ لگائی ہے اس کے پس پردہ بغل میں چھری دبی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب روسی لیڈروں کے اس قسم کے بیانات شائع ہوتے ہیں تو مغربی ممالک کی پراپیگنڈا مشنری "اہل مغرب ہوشیار باش، اہل مغرب ہوشیار باش" کا شور مچا دیتی ہے۔

درخواست دعا و اعانت الفضل

میری بھتیجی عزیزہ مجیدہ طاہرہ بنت ملک عنایت اللہ صاحب سلیم ہیڈ جی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور نے امسال ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل میں ۵۰۵ نمبر حاصل کر کے اپنے "لاہور کالج فار ویمن" میں اور لاہور کے دوسرے کالجوں میں لڑکیوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہے عزیزہ مڈل میں بھی لاہور ڈویژن میں فرسٹ رہی تھی اور میٹرک میں بھی اپنے سکول میں اول رہی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کی یہ کامیابی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

عبدالرحمٰن انور ربوہ

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے مبلغ ۲/۰ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (مینجر الفضل)

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
بزبان اردو
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

لجنہ اماء اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۰ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہوتا ہے جس میں شریک ہونے والی بہنیں خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے دلوں میں نمایاں تغیر محسوس کرتی ہیں۔

برائے مہربانی تمام عہدیداران اپنی اپنی لجنہ میں مسلسل تحریک کرتی رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ نیز شوریٰ میں پیش کرنے والی تجاویز بھی دفتر میں بھجوا دیں۔

سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ازراہ کرم جلد روانہ کر دیا جائے۔ تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ نیز لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے مشورہ سے مطلع فرمائیں کہ آیا اس مرتبہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کا اجتماع اکٹھا منعقد کر دیا جائے یا نہیں!

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

احمدیہ ہال کراچی میں جرمن نومسلم کا لیکچر

بروز اتوار بوقت شام احمدیہ ہال میں ولہیلم ناصر نیکوسکی کی تقریر کا انتظام کیا گیا۔ احباب جماعت کراچی نے کثرت سے شرکت کی۔ وقت مقررہ پر نائب امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ناصر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ پچھلے دنوں انہوں نے تمام ہندوستان کا سفر کیا اور محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہ دور دراز علاقوں میں خدا تعالےٰ کا پیغام پہنچانے اور اپنے احمدی بھائیوں سے ملنے گئے۔ جس کا تصور بھی ایک جرمنی باشندہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے دوران سفر اپنے تجربات بیان کئے اور احباب جماعت کو تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمام احمدی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ بڑے ہی اخلاص کا نمونہ دکھایا نائب امیر صاحب نے جرمن قوم سے مختصر سے تعارف کے بعد احباب کو یورپ میں اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی تلقین فرمائی (سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست دعا:۔ خواجہ رحمت صاحب کارکن الفضل بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

فوری ضرورت

ہمیں ہماری اراضی ضلع تھرپارکر و ضلع حیدرآباد کے لئے منشیوں اور اچھے اکونٹنٹوں کی فوری ضرورت ہے۔ منشی زمیندارہ کام کا خوب تجربہ رکھنے والے اور مزارعین سے کام لینے والے صحت مند تعلیم یافتہ ہوں۔ تعلیم کم سے کم مڈل ہونی ضروری ہے۔ صحت مند ہونا۔ دیانت دار ہونا ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ خاصا محنت کا کام ہے۔

اکونٹنٹ زمیندارہ کام کے لئے بھی اور تجارتی کام کے لئے بھی تجربہ رکھنے والوں کی ضرورت ہے۔ دیانتدار۔ محنتی آدمیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں معہ تجربہ اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ پتہ ذیل پر جلد سے جلد بھجوائیں۔

انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ۔ ضلع جھنگ

ملک کے دونوں حصوں میں اچھے گنے کی کاشت کے فروغ کیلئے ایک عظیم منصوبہ تیار کیا جائیگا

شوگر کمیشن نے حکومت پاکستان کو اپنی سفارشات پیش کردیں

حکومت پاکستان کے مقرر کردہ شوگر کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ حکومت نے اس کمیشن کی بیشتر سفارشات منظور کرلی ہیں شوگر کمیشن نے گنے کے متعلق تحقیقاتی کام کو بہتر بنانے اور گنے کی ایسی اعلیٰ اقسام پیدا کرنے پر زور دیا ہے جو زیادہ پیداوار دے سکیں کمیشن نے چینی کی صنعت کو پیش آنے والے مسائل کا جائزہ لینے اور اس پر نگاہ رکھنے کے لئے ایک مرکزی شوگر کمیشن کمیٹی کے قیام کی سفارش کی ہے۔ حکومت نے اس سفارش کو قبول کرتے ہوئے شوگر کمیشن کمیٹی کے قیام کا اعلان کردیا ہے۔ شوگر کمیشن ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء کو ڈاکٹر ایم افضل حسین کی سربراہی میں قائم کیا گیا تھا۔

شوگر کمیشن کی سفارشات یہ ہیں:۔

(۱) غذائی اعتبار سے چینی میں دس سے تیرہ فی صد تک حرارے ہونے چاہئیں۔ اس کے لئے اقدامات کئے جائیں حکومت نے یہ سفارش منظور کرلی ہے۔ (۲) پشاور اور مردان کے علاقہ میں شوگر ملوں کے قیام سے وہاں کے لوگوں کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی پر خوشگوار اثر پڑا ہے جس کا مفصل جائزہ لیا جانا چاہیئے۔ حکومت نے یہ سفارش منظور کرلی ہے۔ اور حکومت مغربی پاکستان سے کہا ہے کہ وہ بورڈ آف اکنامک انکوائری کے ذریعہ اس علاقہ کی اقتصادی اور معاشرتی حالت کا جائزہ لے۔ (۳) گنے کی کاشت اور چینی کی صنعت کا معیار بلند کیا جائے تاکہ ملک چینی کے بارے میں خودکفیل ہو۔ نیز گنے کے زیر کاشت رقبہ میں کمی کی جائے تاکہ اس پر اناج کی کاشت ہو سکے۔ اس ضمن میں پشاور ملتان، لاہور اور بہاولپور ڈویژنوں میں گنے کی مزید کاشت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ البتہ زیرتعمیر ملوں کے نواحی علاقے اس سے مستثنیٰ ہونگے (۴) گنے کی اعلیٰ پنیری پیدا کرنے کا کام جو مغربی پاکستان میں لائل پور اور مری کے مقامات پر اور مشرقی پاکستان میں ایشوردی کے مقام پر ہو رہا ہے اسے وسعت دی جائے مردان اور زیریں سندھ میں گنے کی مختلف اقسام پر جو تحقیقاتی کام ہو رہا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ حکومت نے یہ سفارش منظور کرلی ہے اور اس ضمن میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے تحقیقاتی مراکز کے درمیان رابطہ بھی قائم کیا جائے گا۔ (۵) نہری پانی حاصل کرنے والی زمینوں سے پانی کے نکاس پر خاص توجہ دی جانی چاہیئے۔ کیونکہ مغربی پاکستان میں زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مرکزی حکومت نے حکومت مغربی پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ میں بجلی اور پانی کے ترقیاتی ادارہ اور محکمہ زراعت کے تعاون سے تحقیقات کرے (۶) گنے کے زیر کاشت رقبہ کو مغربی پاکستان میں کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ملوں کے لئے اس کے علاقے مقرر کئے جانے چاہئیں ـــــ

گزشتہ دس برسوں میں مغربی پاکستان میں گنے کے زیر کاشت رقبہ میں دوگنا اضافہ ہوگیا ہے مشرقی پاکستان میں البتہ کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ حکومت نے کمیشن سے رائے اتفاق کیا ہے حکومت مغربی پاکستان نے ۶۰-۱۹۵۹ء کی فصل سے گنے کی قیمتیں کم کرکے گنے کی کاشت میں توسیع کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ جہاں تک ملوں کے لئے منطقے مختص کرنے کا تعلق ہے ۶۰-۱۹۵۹ کے لئے موجودہ صورت حال برقرار رہے گی۔ ۶۱-۱۹۶۰ء سے ملوں کی چینی تیار کرنے کی استطاعت دیکھ کر زون مقرر کئے جائیں گے۔ مشرقی پاکستان میں بھی اس قسم کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جہاں تک قیمتوں کا تعلق ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں گنے کی قیمت ایک روپیہ دس آنہ فی من سے کم کرکے ۶۰-۱۹۵۹ء کی فصل کے لئے ڈیڑھ روپیہ فی من کردی جائے اور اس کے تین سال بعد اس کا نرخ ایک روپیہ سات آنے فی من ہو۔ یہ نرخ مل کے پھاٹک پر ہوں گے۔

مشرقی پاکستان میں نرخ دو روپیہ سے گھٹا کر ایک روپیہ چودہ آنے کر دیا جائے گا۔ رہا یہ سوال کہ گنے کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کو روکنے کے لئے قانونی پابندی عائد کی جائے تو اس سلسلہ میں مرکزی وزارت خوراک و زراعت صوبائی حکومتوں سے مشورہ کرے گی (۷) نئی ملوں کے قیام سے قبل متعلقہ علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح کا جائزہ لیا جائے۔ اور اس کے لئے زراعت اور ارضیات کے ماہرین کی جماعتیں کام کریں۔ چقندر کی کاشت شروع کرنے کے ضمن میں اس فصل کا دوسری اہم فصلوں خاص طور پر اناج کی کاشت کو مدنظر رکھتے ہوئے جائزہ لیا جائے۔

حکومت نے یہ سفارش منظور کرتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ دوسری فصلوں کی کاشت کو مدنظر رکھتے ہوئے چقندر کی کاشت کے بارے میں جائزہ لے (۸) چینی کی صنعت کو مرکزی حیثیت دے کر گنے کی کاشت کے لئے کوآپریٹو فارمنگ کا تجربہ کیا جائے۔

مرکزی حکومت نے اس بارے میں صوبائی حکومتوں سے کہا ہے کہ وہ کوآپریٹو فارمنگ کے سکوپ کا جائزہ لیں بشرطیکہ وہ اس بارے میں آگے بڑھنے کے لئے تیار ہوں۔

(۹) حکومت ملک کے دونوں حصوں میں اچھے گنے کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے ایک عظیم منصوبہ تیار کرے۔ اس منصوبہ کا مقصد ملوں کے نواح میں گنے کی کاشت اور زیر کاشت رقبہ بڑھائے بغیر گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

مرکزی حکومت نے یہ سفارش منظور کرتے ہوئے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس ضمن میں عظیم منصوبہ کے خطوط تیار کرکے پیش کریں۔ صوبائی حکومتوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ملوں کے منطقوں سے باہر گنے کی کاشت کے فروغ کے لئے بھی مناسب منصوبے تیار کریں۔

(۱۰) پودوں کی حفاظت کے لئے ان پر ہوائی جہازوں کے ذریعے جراثیم کش ادویہ چھڑکی جائیں حکومت نے یہ سفارش بھی منظور کی ہے اور اس بارے میں اقدامات کئے جا رہے ہیں (۱۱) ملوں کو گنے کی باقاعدہ بہم رسانی کے لئے سستے ذرائع نقل وحمل مہیا کرنے کو فوقیت دی جائے۔ یہ سفارش بھی منظور کرلی گئی ہے (۱۲) زون سسٹم رائج کردیا جائے اور ہر زون میں پیدا ہونے والا گنا ملوں کو ماسوائے خاص حالات کے خریدنا پڑے ـــــ

مرکزی حکومت نے اس ضمن میں صوبائی حکومتوں کو مناسب ہدایات جاری کردی ہیں۔ (۱۳) ۱۹۶۵ء تک ملک میں چینی کی پیداوار بڑھ کر پانچ لاکھ ٹن ہو جانی چاہیئے۔ موجودہ حالات میں "دیسی کھانڈ" اور گڑ اور شکر کی ضرورت چونکہ باقی رہے گی۔ اس لئے چینی کی صنعت کے فروغ کے ساتھ ساتھ ان کے معیار کو بلند کرنا ضروری ہے حکومت نے اس سفارش کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ۱۹۶۵ء تک چینی کی پیداوار میں اضافہ کا "نشانہ" تین لاکھ ٹن مقرر کیا ہے

(۱۴) موجودہ ملوں کی تجدید و توسیع کے بارے میں اپنی سفارش پیش کرتے ہوئے کمیشن نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان میں پریمیر، چارسدہ اور فرنٹیئر شوگر ملوں کے لئے گنے کی کاشت کی توسیع میں کوئی سفارش نہیں کی گئی۔ گوجرانوالہ شوگر مل کے متعلق صوبائی حکومت نے ایک توسیع سکیم تیار کر رکھی ہے۔ اس میں مناسب تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ جوہر آباد شوگر ملز میں اس وقت تک جب تک کہ اس کے اردگرد گنے کی کاشت کو فروغ حاصل نہ ہو توسیع کی سفارش نہیں کی جا سکتی (۱۵) نئی ملوں کا قیام۔ پنجاب کے علاقہ کے لئے ملوں میں ایک کروڑ پچاس لاکھ دو ہزار ٹن گنے کی گنجائش کو کافی سمجھا گیا ہے۔ نئی ملیں اضلاع لائل پور، ملتان سیالکوٹ، لاہور، شیخوپورہ، رحیم یارخاں اور بہاولنگر میں قائم کی جائیں گی۔ کمیشن نے کہا ہے کہ ان ملوں کے لئے جگہ بڑی احتیاط سے منتخب کی جانی چاہیئے۔ سابق صوبہ سرحد کے علاقہ میں نئی ملوں کے قیام کے سوال پر اسی وقت غور ہو سکے گا۔ جب موجودہ ملوں کی گنے کی ضروریات پوری ہونے لگیں گی۔

پاکستان کی موجودہ ملوں میں بشمول لائل پور اور ٹنڈو محمد خاں کی زیر تعمیر ملوں میں اس وقت مندرجہ ذیل مقدار میں چینی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔

مغربی پاکستان	ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن
مشرقی پاکستان	پچاسی ہزار ٹن
میزان	دو لاکھ پچیس ہزار ٹن

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران تین لاکھ ٹن کا "نشانہ" پورا کرنے کے لئے مغربی پاکستان میں پینتالیس ہزار ٹن اور مشرقی پاکستان میں تیس ہزار ٹن کی گنجائش کے مزید کارخانے قائم کئے جائیں گے۔

(باقی)

اعلان نکاح

میرے بھائی میاں خلیل احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی (آنرز) انسپکٹر آف فیکٹریز (فیڈرل کیپٹل) کراچی ابن صوفی محمد فاضل الٰہی صاحب گورنمنٹ پنشنر لاہور کا نکاح ناہید غضنفر گل بنت مکرم شیخ عبدالباری صاحب کے ہمراہ بعوض مبلغ -/۷۰۰۰ سات ہزار روپیہ مہر مورخہ ۱۳ ر اگست ۱۹۶۰ء کو مسجد احمدیہ دہلی گیٹ۔ لاہور میں جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار:۔ ناصر احمد
اکونٹنٹ پاکستان فلور ملز پشاور

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت پتہ خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

کف ایکس :- یہ خوش ذائقہ شربت نہائیت اعلیٰ اجزاء سے جدید ترین اصولوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے - کھانسی - نزلہ - زکام اور انفلوئنزا کے لئے بہترین دوا ہے۔ فضل عمر فارمیسوٹیکلز - ربوہ

سماجی برائیاں ختم کرنیکی تجاویز کیلئے کمیشن قائم کیا جائے گا

یونین عدالتیں قائم کرنے کا مسئلہ ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

راولپنڈی ۲۰ اگست مرکزی کابینہ نے کل صدر ایوب کی زیر صدارت اپنے اجلاس میں ایک کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا - یہ کمیشن معاشرتی خرابیوں اور مسرفانہ رسوم و رواج کو ختم کرنے کے ذرائع تجویز کرے گا اطلاعات اور قومی تعمیر نو کے وزیر اس کمیشن سے متعلقہ معاملات کے انچارج ہوں گے

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کمیشن جن سماجی برائیوں اور اقتصادی اعتبار سے مسنبول اسو رسوم و رواج کے استیصال کی تجاویز پیش کریگا ان میں ذات پات کی بے رحمانہ قیود اور حد سے زیادہ جہیز کی لعنتیں بھی شامل ہیں

کابینہ نے ایک کمیٹی قائم کی جو ملک میں یونین عدالتیں قائم کرنے کے سوال پر غور کرے گی - یہ کمیٹی وزیر خارجہ (چیئرمین) وزیر اطلاعات و قومی تعمیر نو وزیر تجارت وزیر داخلہ اور کیبنٹ سیکرٹری پر مشتمل ہے -

صدارتی کابینہ نے دیہی ترقی کی قومی کونسل کی تشکیل نو کی بھی منظوری دے دی - یہ کونسل اب ان ارکان پر مشتمل ہو گی -

(۱) صحت اور سماجی بہبود کے وزیر (چیئرمین) (۲) اطلاعات اور قومی تعمیر نو کے وزیر (۳) وزیر صحت (۴) وزیر خوراک و زراعت (۵) سیکرٹری کیبنٹ ڈویژن (۶) سیکرٹری وزارت خزانہ (۷) سیکرٹری وزارت تعلیم (۸) سیکرٹری وزارت خوراک (۹) سیکرٹری وزارت صحت (۱۰) سیکرٹری وزارت تعمیرات و بحالیات (۱۱) سیکرٹری محکمہ قومی تعمیر نو (۱۲) قومی ترقیاتی تنظیم کے چیف ایڈمنسٹریٹر (۱۳) سیکرٹری مذکورہ کونسل دیہی علاقوں میں قومی تعمیر کی سرگرمیوں سے متعلقہ مرکزی وزارتوں اور محکموں کی پالیسیوں اور پروگرام میں گہرا ربط پیدا کرے گی -

پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کی امداد کے سلسلہ میں عالمی بینک کے زیر اہتمام اگلے مہینے واشنگٹن میں مختلف ملکوں کی جو کانفرنس ہونے والی ہے - اس کیلئے کابینہ نے پاکستانی وفد کی منظوری دی - وفد کی امداد کیلئے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور سٹیٹ بنک کے گورنر مسٹر شجاعت علی حسنی واشنگٹن میں موجود ہوں گے پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر جی احمد چیئرمین پلاننگ کمیشن کریں گے - دوسرے ارکان وفد کے نام یہ ہیں -

مسٹر مرتضیٰ احسن ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مسٹر ایم ایوب سیکرٹری وزارت خزانہ - مسٹر ایم - ایل قریشی چیف اکانومسٹ پلاننگ کمیشن اور مسٹر آفتاب احمد خاں چیف آف دی انٹرنیشنل سیکشن پلاننگ کمیشن وزیر خزانہ پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے -

معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن کی کانفرنس میں امریکہ - برطانیہ - کینیڈا - مغربی جرمنی - اٹلی فرانس اور جاپان کے نمائندے شریک ہوں گے توقع ہے کہ دوسرے ملک بھی اپنے نمائندے بھیجیں۔

دعا

درخواست :- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پرکوٹی کو کل شام سے شدید درد گردہ کی تکلیف ہے - احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے - آمین

(نور الدین خوشنویس ربوہ)

آرام اور سکون کی دولت

اگر کام کاج سے آپ کا دل گھبرا جاتا ہے - غور و فکر یا پڑھائی سے دماغ تھک جاتا ہے اور عام اعصابی کمزوری کی شکایت رہتی ہے تو Jagley Pills (جاگلے پلز) کھائیے - فوراً طبیعت میں سرور، آنکھوں میں نور اور یکسر تھکان دور ہو جاتی ہے - اس کے چند روزہ استعمال سے ضائع شدہ طاقت عود کر آتی ہے - مقوی دل و دماغ ہے کھانا پوری طرح ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے - قبض دور ہو جاتی ہے - آزمائش کے لئے دوائی شروع کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے - پھر ایک ماہ بعد اپنی صحت اور وزن کا موازنہ کیجئے - نہایت ہی مفید بے ضرر اور کامیاب دوائی ہے - (نوٹ :- لوکل سیل شفا میڈیکل ہال گول بازار ربوہ سے) قیمت فی شیشی ۲۵ گولی ۳/- روپے محصولڈاک علاوہ
۵۰ گولی ۵/- روپے

دواخانہ دارالامان - ربوہ

قومی ترقی کیلئے

نیا قرضہ

مرکزی اور صوبائی ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے

۳ ۳/۴ فیصدی قرضہ ۱۹۶۵ء

منافع ۸ ، ۷ ، ۳ فیصدی سالانہ

قیمت اجراء ۹۹ روپیہ ۱۴ ر آنے

قومی خوشحالی کے منصوبوں کو کامیاب بنایئے

قرضہ صرف ایک دن کیلئے ۲۳ ر اگست ۱۹۶۰ء کو جاری کیا جائے گا
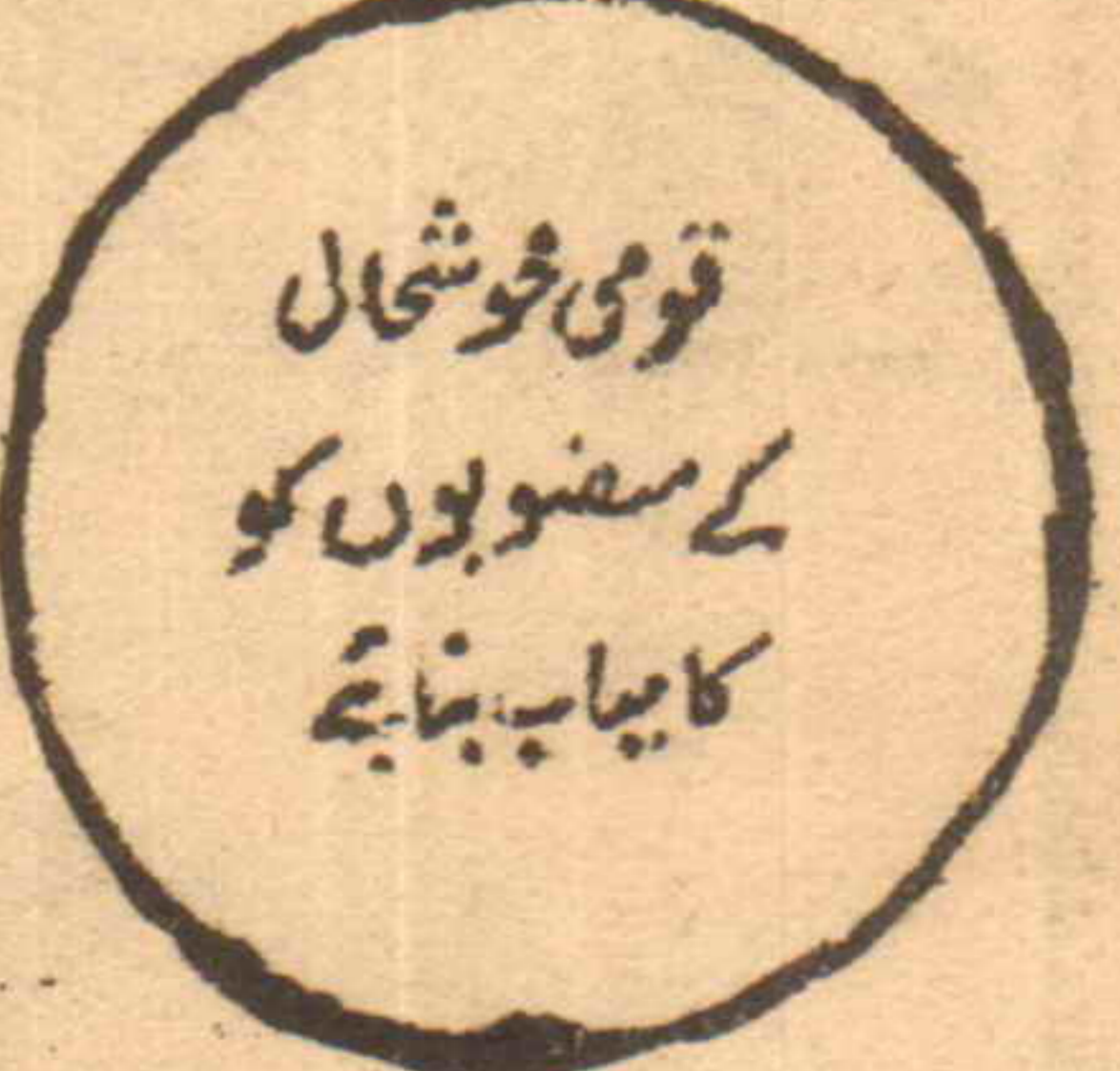
قرضہ کی تفصیلات اور درخواستیں حسب ذیل مقامات سے حاصل کی جا سکتی ہیں :-
اسٹیٹ بنک پاکستان کے دفاتر - کراچی - لاہور - راولپنڈی - پشاور - لائل پور - ڈھاکہ - چاٹگانگ اور کھلنا -
نیشنل بنک آف پاکستان کے وہ دفاتر جہاں سرکاری خزانے کا کاروبار ہوتا ہے -
سرکاری خزانے ایسے مقامات پر جہاں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا کوئی دفتر یا نیشنل بنک آف پاکستان کی کوئی شاخ نہ ہو
نقد رقم یا چیک قبول کئے جائیں گے -

درخواستیں سو روپے کے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقموں کے لئے ہونی چاہئیں -

جاری کردہ :- وزارت مالیات، حکومت پاکستان

UNITED ...